سوال

جمعہ کے دن سورۃ الکھف کس وقت پڑھنا سنت ہے ؟ کیا فجر کے بعد اور جمعہ سے پہلے پڑھنی چاہیے یا کہ جمعہ کے دن کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہے ؟ اور کیا جمعہ کے دن سورۃ آل عمران پڑھنا سنت ہے ؟ اگر پڑھنی چاہیے تو کس وقت ؟

جواب

الحمد للہ

جمعہ کے دن یا جمعۃ کی رات میں سورۃ الکھف پڑھنے کی فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث وارد ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :

ا-ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے جمعہ کی رات سورۃ الکھف پڑھی اس کے اور بیت اللہ کے درمیان نور کی روشنی ہوجاتی ہے) سنن دارمی (3407) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (6471) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔

ب–فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکھف پڑھی اسے کے لیے دوجمعوں کے درمیان نور روشن ہوجاتا ہے)

مستدرک الحاکم (399/2) بیھقی (249/3) اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی " تخریج الاذکار " میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے ، اوران کا کہنا ہے کہ سورۃ الکھف کے بارہ میں سب سے قوی یہی حدیث ہے ۔ دیکھیں " فیض القدیر " (198/6) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (6470) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

ج-ابن عمر رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکھف پڑھی اس کے قدموں کے نیچے سے لیکر آسمان تک نور پیدا ہوتا ہے جو قیامت کے دن اس کے لیے روشن ہوگا اور اس دونوں جمعوں کے درمیان والے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں ۔

منذری کا کہنا ہے کہ : ابو بکر بن مردویہ نے اسے تفسیر میں روایت کیا ہے جس کی سند میں کوئی حرج نہیں ، لاباس بہ کہا ہے ۔ الترغیب والترھیب (298/1) ۔

سورۃ الکھف جمعہ کی رات یا پھر جمعہ کے دن پڑھنی چاہیے ، جمعہ کی رات جمعرات کو مغرب سے شروع ہوتی اور جمعہ کا دن غروب شمس کے وقت ختم ہوجاتا ہے ، تو اس بنا پر سورۃ الکھف پڑھنے کا وقت جمعرات والے دن غروب شمس سے جمعہ والے دن غروب شمس تک ہوگا ۔

مناوی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب " امالیہ " میں کہا ہے کہ : کچھ روایات میں اسی طرح ہے کہ یوم الجمعۃ اور کچھ روایات میں لیلۃ الجمعۃ کے الفاظ ہیں ، اوران میں جمع اس طرح ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ لیا جائے کہ دن اس کی رات کے ساتھ اور رات اپنے دن کے ساتھ ، (یعنی یوم الجمعۃ کا معنی دن اور رات اور لیلۃ الجمعۃ کا معنی یہ ہوگا کہ رات اور دن)

فیض القدیر(199/6)۔

اورمناوی رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

جمعہ کے دن سورۃ الکھف پڑھنی مندوب ہے اورجیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی سے یہ منصوص ہے کہ جمعہ کی رات بھی پڑھی جاسکتی ہے ۔ دیکھیں فیض القدیر(198/6)۔

جمعہ کے دن سورۃ آل عمران کی تلاوت کرنے کے متعلق جتنی بھی احادیث وارد ہیں ان میں کوئی ایک بھی صحیح نہیں بلکہ یا تووہ ضعیف اوریا پھر موضوع ہیں ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جمعہ کے دن جس نے بھی سورۃ آل عمران پڑھی اس پر اللہ تعالی اوراسکے فرشتے غروب شمس تک رحمتیں بھیجتے ہیں) ۔ اسے طبرانی نے المعجم الاوسط(191/6)اور معجم الکبیر(48/11)میں روایت کیا ہے ۔

یہ حدیث بہت ہی زیادہ ضعیف یا پھر موضوع ہے ۔

اس کے متعلق ھیثمی کا کہنا ہے کہ : اسے طبرانی نے المعجم الاوسط اور معجم الکبیر میں روایت کیا ہے اس کی سند میں طلحۃ بن زید الرقی ضعیف ہے ۔ مجمع الزوائد(168/2)

اورحافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ : طلحۃ ضعیف جدا ہے بلکہ امام احمد اورابوداود رحمھما اللہ نے تواس کی طرف وضع کی نسبت کی ہے ۔ فیض القدیر(199/6)۔

اورشیخ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کوموضوع قرار دیا ہے دیکھیں ضعیف الجامع حدیث نمبر(5759)۔

اوراسیے ہی اس (سورۃ آل عمران) کے بارہ میں تمیمی رحمہ اللہ تعالی نے "الترغیب" میں یہ حدیث روایت کی ہے :

(جس نے جمعہ کی رات سورۃ آل عمران پڑھی اسے اتنا اجرملے گا جتنا کہ بیداء یعنی ساتویں زمین اور عروب یعنی ساتویں آسمان کے درمیان فاصلہ ہے)اس حدیث کے بارہ میں مناوی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ غریب اوربہت ہی ضعیف ہے ۔ دیکھیں "فیض القدیر"(199/6)۔

واللہ تعالی اعلم ۔ .